امام ابنِ ماجہؒ

(۲۰۹ھ تا ۲۷۳ھ)

عبدالرشید عراقی

امام ابن ماجہؒ بھی صحاح ستہ کے رکن ہیں اور صحاح ستہ میں ان کا نمبر سب سے آخر میں آتا ہے۔ امام ابن ماجہ کا تعلق ایران کے شہر قزوین سے تھا اور اسی شہر کو امام صاحب کے مولد و مسکن ہونے کا شرف حاصل ہے۔

امام ابن ماجہ کا نام محمد بن یزید بن عبداللہ ہے اور ابو عبداللہ کنیت۔ ماجہ آپ کے والد کا لقب تھا۔ ماجہ کو بعض لوگوں نے آپ کا دادا اور بعض نے والدہ کا نام بتایا ہے لیکن حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں : "ماجہ لقب پدرِ ابو عبداللہ است نہ لقب جدِ او نہ نام مادرِ او"[1]۔ یعنی "ماجہ" ابو عبداللہؒ کے والد کا لقب تھا۔ یہ نہ تو آپ کے دادا کا لقب تھا اور نہ ہی آپ کی والدہ کا نام۔

ولادت و ابتدائی حالات

امام ابن ماجہ ۲۰۹ھ میں قزوین میں پیدا ہوئے۔ علامہ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے خود کہ امام ابن ماجہ کا بیان ہے کہ میں ۲۰۹ھ میں قزوین میں پیدا ہوا[2] اور علامہ محمد بن طاہر مقدسی (م ۵۰۷ھ) نے بھی اپنی کتاب "شروط الائمۃ الستۃ" میں امام ابن ماجہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ "میری پیدائش ۲۰۹ھ میں ایران کے شہر قزوین میں ہوئی"۔[3]

ابتدائی تعلیم

امام ابن ماجہ نے جب ہوش سنبھالا تو قزوین علماء و فضلاء کا مرکز تھا۔ چنانچہ آپ نے ابتدائی تعلیم قزوین کے علمائے کرام سے حاصل کی۔ امام صاحب نے قزوین میں جن

علمائے کرام سے استفادہ کیا ان کے نام یہ ہیں : امام علی بن محمد ابوالحسن طنافسی (م ۲۳۳ھ)' امام عمرو بن رافع ابو حجر بجلی (م ۲۳۷ھ)' امام اسماعیل بن ابو سہیل قزوینی (م ۲۴۷ھ)' امام ہارون بن موسیٰ تمیمی (م ۲۴۸ھ) اور امام محمد بن ابی خالد قزوینی{۴}۔

امام ابن ماجہ ۲۱ سال کی عمر تک قزوین میں مقیم رہے' اور اہل علم سے اکتساب فیض کرتے رہے۔

سماع حدیث کے لئے سفر

امام ابن ماجہ کے زمانہ میں محدثین کرام اطراف عالم میں پھیلے ہوئے تھے۔ اس لئے انہوں نے حصول حدیث کے لئے مختلف ممالک کا سفر کیا۔ اس زمانہ میں علم حدیث انتہائی عروج پر تھا۔ مورخ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) لکھتے ہیں :

ارتحل الی العراق والبصرة والكوفة وبغداد و مكة والشام ومصر والرے لكتب الحديث {۵}

"حدیث لکھنے کے لئے انہوں نے عراق' بصرہ' کوفہ' بغداد' مکہ' شام' مصر اور رے کا سفر کیا"۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں :

سمع بخراسان و العراق والحجاز ومصر والشام وغيرها من البلاد {۶}

"آپ نے خراسان' عراق' حجاز' مصر و شام اور دیگر بلاد میں سماع حدیث کیا"۔

"وغیرھا من البلاد" سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے علاوہ اور شہروں کا بھی سفر کیا تھا' جس کا ثبوت ان کے شیوخ کی فہرست سے ملتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ اور حافظ ذہبیؒ (م ۷۴۸ھ) نے امام ابن ماجہ کے اساتذہ کی فہرست اپنی اپنی کتابوں میں درج کی ہے۔ تاہم آپ کے مشہور اساتذہ یہ ہیں : امام ابراہیم بن منذر حزامی (م ۲۳۶ھ)' امام ابو بکر بن ابی شیبہ (م ۲۳۵ھ) امام جبارہ بن مغلس (م ۲۴۱ھ) امام داؤد بن رشید (م ۲۳۹ھ)' امام عبداللہ بن معاویہ (م ۲۴۳ھ) اور امام ہشام بن عمار (۲۴۵ھ){۷}۔

امام ابن ماجہ کے تلامذہ کی فہرست بھی حافظ ابن حجر نے تہذیب التہذیب میں درج کی ہے۔{۸}

حدیث میں امتیاز و کمال

امام ابن ماجہ کے دور میں علم حدیث انتہائی عروج پر تھا اور ہر طرف حدیث کے درس و تدریس اور اس کی کتابت و تحریر کا کام سرگرمی سے جاری تھا اور اس کی طلب و تکمیل کو فضیلت و کمال کا اصلی معیار خیال کیا جاتا تھا۔ اس لئے امام ابن ماجہ کی توجہ کا مرکز بھی علم حدیث بنا اور اس فن میں آپ نے اتنا امتیاز و کمال حاصل کیا کہ ان کی علمی جلالت و شہرت کا سکہ بیٹھ گیا' اور جلیل القدر علمائے کرام نے ان کے علمی تبحر اور فضل و کمال کا اعتراف کیا۔ حافظ ابو یعلیٰ خلیلی (م ۴۴۷ھ) فرماتے ہیں :

ابن ماجه ثقة كبير متفق عليه محتج به له معرفته بالحديث وحفظه {۹}

"ابن ماجہ ایک بلند پایہ' معتبر اور لائق حجت محدث تھے۔ ان کی عظمت و ثقاہت پر اتفاق ہے"۔

مورخ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) کا بیان ہے :

كان اماماً فى الحديث عارفاً بعلومه وجميع ما يتعلق {۱۰}

"امام ابن ماجہ فن حدیث کے امام اور اس کے متعلقات پر بڑا عبور رکھتے تھے"۔

حافظ شمس الدین ذہبی (م ۷۴۸ھ) لکھتے ہیں :

امام ابن ماجہ عظیم الشان حافظ و ضابط' حاذق العقول اور وسیع العلم تھے"۔{۱۱}

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں :

امام ابن ماجہ صاحب سنن' حافظ حدیث اور امام فن تھے"۔{۱۲}

علامہ ابن اثیر (م ۶۰۶ھ) رقم طراز ہیں کہ :

"امام ابن ماجہ ذی عقل' صاحب علم' اور امام حدیث تھے"۔{۱۳}

امام ابن ماجہ کا فقہی مسلک

امام ابن ماجہ کے فقہی مسلک کے بارے میں علمائے کرام میں اختلاف ہے۔ علامہ طاہر الجزائری (م۱۳۳۸ھ) فرماتے ہیں :

"ابن ماجہ وغیرہ علمائے حدیث ائمہ مجتہدین میں سے کسی کے مقلد نہ تھے۔ البتہ فقہاء محدثین امام شافعی' احمد اور اسحاق بن راہویہ وغیرہ کے قول کی طرف میلان رکھتے تھے۔"[۱۴]

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (م۱۱۷۶ھ) لکھتے ہیں کہ امام ابن ماجہ کا میلان حنبلی مسلک کی طرف تھا۔[۱۵]

اخلاق و عادات

امام ابن ماجہ کے حالات زندگی پردۂ اخفاء میں ہیں۔ اس لئے ان کے اعمال و اخلاق کے بارے میں تفصیل نہیں ملتی۔ حافظ ابن کثیر (م۷۷۴ھ) نے صرف اس قدر لکھا ہے :

"امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ علم و فضل کی طرح دین اور تقویٰ اور زہد و صلاح کے بھی جامع تھے۔ احکام شریعت کی شدت سے پابندی کرتے تھے اور اصول و فروع میں پورے طور پر متبعِ سنت تھے۔ اس پر خود ان کی سنن شاہد ہے۔"[۱۶]

وفات

امام ابن ماجہ نے ۶۴ سال کی عمر میں ۲۲/ رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو قزوین میں انتقال کیا۔[۱۷]

تصانیف

امام ابن ماجہ کی صرف تین تصانیف مشہور ہیں۔ (۱) تفسیر (۲) تاریخ (۳) سنن ابن ماجہ۔

تفسیر

امام ابن ماجہ کی تفسیر کا اندازہ حافظ ابن کثیر (م۷۷۴ھ) کے اس بیان سے

ہوتا ہے :

ولابن ماجه تفسير حافل [۱۸] "ابن ماجہ کی ایک ضخیم و جامع تفسیر ہے۔"

امام جلال الدین سیوطی (م ۹۱۱ھ) نے اس تفسیر کا ذکر تفسیر ابن جریر کے ساتھ کیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک اہم ماثوری اور منقولی تفسیر تھی۔ اور تفسیر ابن جریر کی طرح اس میں احادیث و آثار صحابہ و تابعین کو بالاسناد نقل کیا گیا ہوگا۔[۱۹]

تاریخ

امام ابن ماجہ کو تاریخ پر بھی کامل عبور تھا۔ علامہ ابن خلکان (م ۶۸۱ھ) نے اپنی کتاب وفیات الاعیان میں حافظ ابو زرعہ (م ۲۶۴ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ :

"قزوین میں میری نظر سے ابن ماجہ کی تاریخ گزری تھی۔ یہ دراصل عہد صحابہ سے لے کر مصنف کے زمانہ تک کی تاریخ اور بلاد اسلامیہ اور راویان حدیث کے حالات پر مشتمل ہے۔"[۲۰]

(جاری ہے)

حواشی

(۱) شاہ عبدالعزیز دہلوی' عجالہ نافعہ' ص ۲۸ (۲) ابن خلکان' وفیات الاعیان' ج ۲' ص ۲۸۴
(۳) محمد بن طاہر مقدسی' شروط الائمہ الستہ' ص ۹ (۴) ابن حجر عسقلانی' تہذیب التہذیب' ج ۹' ص ۵۳۱
(۵) ابن خلکان' وفیات الاعیان' ج ۲' ص ۲۸۴ (۶) ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۹' ص ۴۳۱
(۷) ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۲' ص ۲۱۵ (۸) ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۹' ص ۵۳۱
(۹) ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۹' ص ۵۳۱ (۱۰) ابن خلکان' وفیات الاعیان' ج ۳' ص ۳۰۸
(۱۱) ذہبی' سیر العلام النبلاء' ص ۱۱ (۱۲) ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۹' ص ۵۳۱
(۱۳) ابن اثیر' کامل ابن اثیر ج ۷' ص ۲۹۸ (۱۴) طاہر الجزائری' توجیہ النظر' ص ۱۸۵
(۱۵) شاہ ولی اللہ دہلوی' الانصاف فی سبب الاختلاف' ص ۸۱
(۱۶) ابن ابن کثیر' البدایہ والنہایہ' ج ۱۱' ص ۱۵۲ (۱۷) محمد بن طاہر مقدسی' شروط الائمہ الستہ' ص ۹
(۱۸) ابن کثیر' البدایہ والنہایہ' ج ۱۱' ص ۵۲
(۱۹) ضیاء الدین اصلاحی' تذکرۃ المحدثین' ج ۱ ص ۲۷۰
(۲۰) ابن خلکان' وفیات الاعیان' ج ۲' ص ۲۸۴' ابن کثیر' البدایہ والنہایہ'

خلافت کی اصل حقیقت اور اس کا تاریخی پس منظر
اور عہد حاضر میں اس کے دستوری و قانونی اور معاشی و معاشرتی ڈھانچے اور اس کے
قیام کے لئے سیرت نبویؐ سے ماخوذ طریق کار کی تشریح پر مشتمل

ڈاکٹر اسرار احمد

داعی تحریک خلافت پاکستان

کے چار جامع خطبات کا مجموعہ' بعنوان :

خطبات خلافت

سفید کاغذ' صفحات : 212' قیمت : 50روپے

شائع کردہ : مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

(۱) پاکستان کی سیاست کا پہلا عوامی وہنگامی دور

امیر تنظیم اسلامی' ڈاکٹر اسرار احمد کے ۶۹ء تا ۷۲ء کے سیاسی تجزیوں پر مشتمل
ایک مبسوط کتاب (صفحات ۱۶۸ عمدہ طباعت' قیمت -/۲۵ روپے)

(۲) اسلامی نظم جماعت میں بیعت کی اہمیت

لزوم بیعت کے موضوع پر امیر تنظیم اسلامی کی ایک نہایت فکر انگیز اور جامع تقریر
(صفحات ۳۲' قیمت -/۶ روپے)